رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹ خ کو قادیان دار الامان سے نکلتا ہے ہر انگریزی یل نمبر ۲۲۹

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴ قادیان مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۲۰ شوال الکرم ۱۳۴۸ھ نمبر ۴۷

سلسلہ کی خبریں

(بیان)

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں ؛

(۲) تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۴۷ طلبار میٹرک بیٹھنے نشرئس کے امتحان کیلئے بٹالہ گئے ہیں - اور ۶ طالب علم پرائیویٹ امتحان دینے گئے ہیں - احباب ان سب کی کامیابی کے واسطے دردِ دل سے دعا کریں - اور بالالتزام ہر نماز میں دعائیں کریں ؛

(۳) ہمارے احمدی کالجیٹ طلبار کا بھی اپریل سے امتحان لاہور میں شروع ہوگا - ان کی کامیابی کیواسطے دعائیں کریں ؛

(۴) مولوی عطاء اللہ معروف اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کو سکندر آباد دکن آریہ سماج کے جلسہ کی تقریب پر انجمن احمدیہ سکندر آباد نے بلایا ہے - وہ وہاں تشریف لے گئے ہیں - احباب ان کی بخیریت تمام فائز المرام واپسی کی دعا فرماویں ؛

قرآن مجید کے متعلق صحیح معلومات

⁂

قرآن مجید کلام خدا وساطت جبرئیل سے حضور سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلعم پر نجماً نجماً اترا - اس کی حامل دو اشیاء ہیں - کاغذ و حافظہ - جوں جوں قرآن شریف کا نزول ہوتا گیا لکھنے والے لکھتے جاتے - اور حفاظ حفظ کرتے جاتے ؛

قرآن مجید کے حفاظ آنحضرت صلعم کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگوں نے قرآن مجید حفظ کیا تھا - جیسے عبداللہ بن مسعود و ابی بن کعب زید ابن ثابت اور اصحاب صفہ - اصحاب صفہ دن کو کام کیا کرتے تھے - اور رات کو قرآن کریم حفظ کرتے تھے - اور انہیں میں سے مبلغ باہر بھیجے جاتے تھے - وہ ستر قاری جو بئر معونہ میں شہید کئے گئے - انہیں میں سے تھے - قرآن مجید کے حفاظ کے متعلق مفصل اتقان سیوطی کی ملاحظہ ہو - میں اس وقت ترمذی شریف کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں - ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ ؛ ابواب المناقب میں لکھا ہے - عن انس ابن مالک قال جمع القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ کلہم من الانصار ابی ابن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قال قلت من ابو زید قال احد عمومتی …… ھذا حدیث حسن صحیح - انس بن مالک انصاری فرماتے ہیں - کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں چار شخصوں نے قرآن مجید حفظ کیا - اور یہ چاروں انصار تھے - ابی ابن کعب معاذ بن جبل زید ابن ثابت اور ابو زید - اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ علاوہ مہاجرین کے انصار نے بھی مکمل قرآن کریم حفظ کیا تھا -

قرآن مجید کتابی صورت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں زید ابن ثابت نے مکمل قرآن مجید لکھا - ان کے علاوہ کئی اور اشخاص کے پاس مختلف سورتیں لکھی ہوئی تھیں ؛

قرآن مجید کی کتابی صورت کی اشاعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قرآن مجید لکھوا کر بلاد اسلامیہ

یں شائع کیا گیا۔ اور وہی تواتر سے ہم تک پہنچا۔ یہ تواتر صرف قرآن مجید ہی کو حاصل ہے۔ دنیا کی کوئی اور الہامی کتاب اس میں اس کی شریک نہیں۔

قرآن مجید کی قرائتیں

اس کی سات قرائتیں ہیں ہمارے پاس جو قرآن مجید ہے۔ وہ قراۃ عاصم بروایۃ حفص کوفی کا ہے۔ سات قرائتوں کے لئے شاطبی کی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے جو ایک ہزار شعر پر مشتمل ہے۔

قراء سبعہ

نافع۔ عاصم۔ کسائی۔ ابن کثیر۔ ابو عمر۔ ابن عامر۔ حمزہ۔

قرآن مجید اور تاریخ

کم از کم تاریخ مذاہب اور تاریخ اقوام قبل الاسلام سے ضروری واقفیت ہونی چاہیئے۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ قرآن مجید کی مبارک آمد نے دنیا میں کیا تغیر پیدا کیا۔ جیسے فرمایا۔ وما ارسلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون (نحل ع) ہم نے تجھ پر کتاب صرف اس لئے اتاری ہے۔ تا تو ان باتوں کو جن میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ کھول کر بیان کر دے اور اس لئے کہ یہ رحمت و ہدایت کا باعث ہوگی۔ ایمان لانے والوں کے لئے حضرتؑ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآن مجید اور علم ادب

دوسرا علم جو قرآن مجید کی زبان سے تعلق رکھتا ہے۔ علم ادب ہے۔ جس کے لئے عرب کے اشعار قبل الاسلام اور خطب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

قرآن مجید اور صحابہ کرامؓ

یہ بھی درحقیقت تاریخ کا ایک جزو ہے۔ جو قرآن مجید کے اثر سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ قرآن کریم نے اپنی اعجازی تاثیر سے کہاں سے کہاں تک عرب کے بھٹکے اور پراگندہ لوگوں کو پہنچا دیا۔ گو آج بھی لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں۔ مگر جب تک معلم نہ ہو۔ جو مغز دین سے لوگوں کو آگاہ کرے

تب تک و
ہو سکتا۔ جو قر
قرآن مجید کے
مسلمانوں میں سے
رہ گئی رسم
فلسفہ رہ گیا
لہذا زمانہ حال میں کے
لئے حضرت احمد قادیانی ہما
السلام حذا التعالےٰ کی طرف ہوئے۔

قرآن مجید اور علم التفاسیر

چوتھا علم جو قرآن مجید کے سمجھنے میں مدد دیتا ہے علم التفسیر ہے۔ اور اس کے دو حصے ہیں ایک اصول التفسیر اس کے لئے پانچ کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اتقان۔ فوز الکبیر برکات الدعا۔ نور الدین کا مقدمہ۔ التحریر فی اصول التفسیر۔ دوسرا حصہ تفصیل التفسیر ہے۔ اس کی دو شاخیں ہیں۔ ایک روایت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے لئے چار تفسیریں دیکھنی چاہیئے۔ ابن جریر۔ ابن کثیر۔ در منثور۔ معالم التنزیل۔ دوسری شاخ درایت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے لئے کبیر۔ مدارک۔ کشاف۔ روح المعانی اور بحر المحیط دیکھنی چاہئیں۔

(عبدالاحد مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ)

تحفہ مستریاں

یعنی

فتنہ مستریان کی صحیح واقعات کا انکشاف

قادیان کے جالندھری مرتد مستریوں نے فتنہ اٹھا رکھا ہے۔ اس کے مفصل مکمل مدلل صحیح اور سچے حالات کو ابتداء سے انتہا تک جتنے ہیں۔ اس تحفہ میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ اور مستریوں کے نامعقول مطالبہ مباہلہ اور قسم کا دندان شکن نا قابل تردید جواب قرآن مجید اور حدیث شریف۔ اور سنت نبوی اور آثار صحابہ اور اقوال مسیح موعود علیہ السلام سے ایسا دیا ہے۔ کہ مستری جواب دینے سے عاجز ہیں۔ جہاں مستریوں کا

پھیلا ہو۔ وہاں اس تحفہ کی اشاعت احمدیوں کا فرض ہے۔ پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر ایک نسخہ دفتر فاروق سے طلب کرو۔ ایک روپیہ کے چار۔ (دفتر فاروق قادیان)

تیسری اطلاع

اس سے پہلے ۷ر مارچ اور ۱۴ر مارچ کے فاروق میں دو بار اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ فاروق کا سال ۲۸ مارچ کے پرچہ پر ختم ہو جائے گا۔ اور اپریل سنہ ۳۰ سے نیا سال شروع ہوگا۔ اور ۲۸ر مارچ کا فاروق سب خریداروں کے نام وی پی بھیجا جائے گا۔ اب یہ تیسری بار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ سوائے ان خریداروں کے جن سے سنہ ۳۰ کا چندہ وصول ہو چکا ہے۔ اور جن خریداروں نے دفتر فاروق میں اطلاع کر دی ہے۔ کہ ابھی ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی ارسال ہوگا۔

(۱) جن کا چندہ ۲۸ر مارچ سنہ ۳۰ کو ختم ہو چکا ہے۔ ان کے نام حسب دستور سالانہ یا ششماہی چندہ کا وی پی ہوگا

(۲) جن خریداروں نے وی پی بار بار واپس کئے ہیں۔ ان کے نام پھر وی پی ہوگا۔

(۳) جن خریداروں کے ذمہ سال گذشتہ کا بقایا ہے۔ اور انہوں نے دو۔ دو۔ تین۔ تین بار وی پی واپس کئے ہیں۔ ان کے نام بھی وی پی جائے گا۔ اس کے بعد کوئی اطلاع نہیں دی جائیگی۔ اگلا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔

(۴) جو خریدار خرچ وی پی سے بچنا چاہیں۔ تو ذرا سی تکلیف گوارا فرما کر اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اس سے دفتر وی پی کی زحمت سے اور آپ خرچ وی پی سے بچ جائیں گے۔

(۵) ۲۸ر مارچ سے پہلے پہلے جو خریدار اس وقت وی پی وصول کرنا نہ چاہیں۔ تو وہ بہت جلد دفتر فاروق میں اب بھی اطلاع کر دیں۔ ان کے نام وی پی نہ ہوگا۔

(۶) عام دستور ہے۔ کہ جب اخبار کے وی پی جاری کئے جاتے ہیں تو بعض خریدار ان کو واپس کر دیتے ہیں۔ اور آئندہ اخبار نہیں لیتے۔ اور اس طرح خریداری کی تعداد ہر سال کم ہو جاتی ہے۔ اسلئے اس تعداد کو پورا کرنے کے لئے فاروق کے ہمدرد ایک ایک جدید خریدار پیدا کر کے اس کمی کو پورا کریں۔ یہ ان کا قومی فرض ہے۔

(مینیجر فاروق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء

کلام الامام

اتمام الحجۃ علی المخالفین

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۲۷)

اشتہار دعوت حق ،

امابعد چونکہ اکثر یہ عاجز سنتا ہے ۔ کہ لودھیانہ کے بعض مولوی صاحبان جیسے مولوی عبداللہ صاحب مولوی محمد صاحب ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب ۔ مولوی مشتاق احمد صاحب ۔ مولوی شاہدین صاحب اس مسئلہ میں اس عاجز سے مخالف ہیں ۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں ۔ اور آنے والا مسیح جس کی خبر دی گئی ہے ۔ درحقیقت مسیح ابن مریم نہیں ہے ۔ بلکہ مثالی اور ظلی طور پر مسیح ابن مریم کی رنگ میں ہے ۔ اور ایسی اس سے روحانی طور پر مناسبت و مشابہت رکھتا ہے ۔ کہ گویا وہی ہے ۔ اور اس عاجز نے یہ بھی سنا ہے ۔ کہ بعض مولوی صاحبان موصوفین اکثر اوقات منبر پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے یہ کہتے ہیں ۔ کہ مدعی اس مسئلہ کا ہم سے بحث کرے ۔ ہم بحث کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن افسوس کہ تحریری بحث کو جس میں ہر طرح سے امن ہے ۔ اور نیز جس میں کیفیت بحث پر غور کرنے کے لئے ہر ایک کو حاضرین و غائبین میں سے کامل طور پر موقع مل سکتا ہے ۔ قبول نہیں کرتے ۔ ناچار ایک اور طریق سہل و آسان تجویز کر کے اشتہار ہذا شائع کیا جاتا ہے ؛

ریق لکھیں ۔ پہلے اسباب
سے اوّل بحث کرنے کا
ب کو ہے ۔ کیونکہ وہ شہر کے
ہیں اور مقتدا ہیں ۔ جو بار بار
علان بھی دے چکے ہیں کہ ہم
م سے بحث نہیں کرتے ۔ اور
کرنا نہایت ضروری بھی ہے ۔
کیو دھیانہ کی نظر انہیں پہ ہے ۔ سو یہ عاجز

بمقابل ان کے بحث کے لئے بغرض اظہار حق طیار ہے ۔ اب ان کے مریدوں اور معاونوں کو بھی مناسب بلکہ علیہم فرض ہے ۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو بحث کے لئے آمادہ کریں ۔ اور اگر کسی کمزوری کی وجہ سے وہ گریز کریں ۔ تو اس گریز سے ان کی روحانی حالت اور علمی کمالات کا اندازہ اہل بصیرت خود ہی کر لیں گے ۔ ہماری طرف سے تو مولوی صاحب موصوف کو بحالت ان کے عاجز رہ جانے کے یہ بھی اجازت ہے ۔ کہ اگر آپ بحث کرنے کا حوصلہ نہ دیکھیں ۔ تو اپنے برادر حقیقی مولوی محمد صاحب سے بحث کرنے کے لئے منت کریں ۔ اور اگر وہ بھی بوجہ اپنی کسی حالت ناچاری کے جس کو وہ خوب سمجھتے ہوں گے ۔ جواب دیدیں ۔ تو پھر اپنے دوسرے بھائی مولوی عبداللہ صاحب کی خدمت میں التجا لے جائیں ۔ اگر وہ بھی نہ مانیں تو پھر بحالت لاچاری مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول کی خدمت میں دوڑیں ۔ اور اُن سے اس سختی کے وقت میں دستگیری چاہیں ۔ اور اگر وہ بھی صاف جواب دیدیں ۔ اور وقت پر کام نہ آویں ۔ تو پھر قریب قریب یقین کے ہے ۔ کہ دوم درجہ کے مفتی صاحب یعنی مولوی شاہدین صاحب ایسی اضطراب کی حالت میں ضرور کام آئیں گے ۔ اور ان کو اپنی منطق اور وسعت معلومات کا دعویٰ بھی بہت ہے ۔ اور اگر وہ گریز کر جائیں ۔ تو پھر استاد ملائکہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی خدمتمیں مولوی شاہدین صاحب سے درخواست کراویں ۔ اور اگر وہ بھی خاموش رہیں ۔ تو پھر موحدین کے گروہ میں سے اس شہر میں چیدہ و برگزیدہ حضرت مولوی محمد حسن صاحب رئیس اعظم لودھیانہ ہیں ۔ کہ جو درحقیقت علاوہ کمالات علمی بڑے نیک اخلاق کے آدمی اور نیک نیت اور بردبار اور حلیم الطبع شخص ہیں ۔ ان کی طرف سب کو رجوع کرنا چاہیئے ۔ اور ان کو اختیار ہوگا ۔ کہ چاہیں تو بذات خود بحث کریں ۔ اور چاہیں تو اپنی طرف سے . . . . مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو بحث کے لئے وکیل مقرر کر دیں ۔ لیکن اس وقت اگر وہ بھی جواب دیدیں تو آئندہ سب کے لئے مناسب ہے ۔ کہ غائبانہ طور پر بدزبانی اور غیبت کر کے ناحق اپنے تئیں عند اللہ قابل مواخذہ نہ ٹھہرا دیں ؛

اب بحث کا آسان طریق جس کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں ۔ یہ ہے جو شرائط ذیل میں مندرج ہے ۔

(۱) یہ کہ کسی رئیس کا مکان اس بحث کے لئے تجویز ہو جیسے نواب علی محمد خاں صاحب ۔ شہزادہ نادر شاہ صاحب ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب ۔ اور جلسۂ بحث میں کوئی افسر یورپین تشریف لاویں ۔ اور چند دیسی پولیس مین بھی ہوں ۔ اور اگر یورپین افسر نہ ہوں ۔ تو کوئی ہندو مجسٹریٹ ہی ہوں ۔ تا ایسا شخص کسی کا طرفدار نہ ہو ؛

(۲) یہ کہ فریقین کے سوال و جواب لکھنے کے لئے کوئی ہندو منشی تجویز کیا جائے ۔ جو خوشخط ہو ۔ ایک فریق اوّل اپنا سوال مفصل طور پر لکھا دیوے پھر دوسرا مفصل طور پر اس کا جواب لکھا دیوے ۔ چند سوال میں فریق ثانی سائل ہو ۔ اور یہ عاجز مجیب اور [illegible] پھر چند سوال میں یہ عاجز سائل ہو ۔ اور فریق ثانی مجیب ہو ۔ اور ہر ایک فریق کو ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ تک تحریر کا اختیار ہو ۔ سوال و جواب کی تعداد برابر ہو ۔ اور ہمیں وہی تعداد اور اسی قدر وقت منظور ہے ۔ جو فریق ثانی منظور کرے ؛

(۳) سوال و جواب میں خلط مبحث نہ ہو ۔ اور نہ کوئی خارجی نکتہ چینی اور غیر متعلق امر اُن میں پایا جاوے اگر کوئی ایسی تقریر ہو ۔ تو وہ ہرگز لکھی نہ جاوے ۔ بلکہ اس بے جا بات سے ایسی بات کرنے والا مورد الزام ٹھہرایا جاوے ؛

(۴) ان سوالات و جوابات کے قلمبند ہونے کے بعد پھر دوبارہ عوام کو وہ سب باتیں سنا دی جائیں۔ اور وہی لکھنے والا سنا دیوے۔ اور اگر یہ منظور نہ ہو - تو فریقین میں سے ہر ایک شخص اپنے ہاتھ میں پرچہ لے کر سنا دیوے ۔

(۵) ہر ایک فریق ایک ایک نقل اس تحریر کی اپنے دستخط سے اپنے مخالف کو دیدیوے ۔

(۶) آٹھ بجے سے دس بجے تک یہ جلسہ بحث ہو سکتا ہے اگر اس سے زیادہ بھی چاہیں - تو وہ منظور ہے - مگر بہر حال نماز ظہر کے وقت یہ جلسہ ختم ہو جانا چاہیئے - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اختیار ہے - کہ وہ بطور خود اس جلسہ میں تشریف لاویں اور اگر دوسرے ان کی وکالت کو منظور کریں - تو وہی بحث کے لئے آگے قدم بڑھاویں - ہمیں بہر حال منظور ہے ۔

اور تحریر کی اس لئے ضرورت ہے - کہ تا بیانات فریقین تحریف سے محفوظ رہیں - اور اس قدر مغز خوری کے بعد اظہار حق کی کوئی سند اپنے پاس ہو - ورنہ اگر زبانی باتیں ہوں - اور پیچھے سے خیانت پیشہ لوگ کچھ کا کچھ بنا دیں - تو ان کا منہ بند کرنے کے لئے کونسی حجت یا سند ہمارے پاس ہوگی - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ +

مکرر واضح ہو - کہ یہ جلسہ بحث عید کے دوسرے دن قرار پانا چاہیئے - تا بوجہ تعطیل کے ملازمت پیشہ لوگ بھی حاضر ہو سکیں - اور دور سے آنے والے بھی پہنچ سکیں - یا جیسے مولوی صاحبان تجویز کریں -

(المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد
لودھیانہ - محلہ اقبال گنج - ۳۱ مئی ۱۸۹۱ء)

مشین گن :- یہ وہ لاجواب کتاب ہے - جس کے لئے آریہ سماج کو جواب دینے پر دو سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے اس کتاب میں دس فائر ویدوں پر ایسے کئے گئے ہیں - کہ جن سے ویدوں کا قلعہ مسمار ہو گیا ہے - اور ایسے دلائل سے یہ ثابت کیا گیا ہے - کہ موجودہ وید ہرگز ہرگز خدا کا کلام یا الہام نہیں ہو سکتے - آریوں سے مباحثہ کرنے والوں کے لئے یہ کتاب واقعی مشین گن ہے - صرف پانچ آنہ ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے طلب کریں - صرف چند نسخے باقی ہیں (مینیجر فاروق)

گاندھی

زمانہ بڑی سرعت سے گ
میں انقلاب عظیم برپا ہونے و
چاہتے ہیں - کہ موجودہ حکومت کا
مکمل آزادی حاصل ہو جائے - ی
بیٹھا - اور گاندھی روح القدس بن
خیال میں دریائے راوی کے کنارے پر دسمبر گذشتہ میں نہ صرف ہندوستان کو مکمل آزادی دلا چکے ہیں - بلکہ اس آزادی کی خوشی میں قومی جھنڈے اڑا چکے - اور جشن بھی منا چکے ہیں +

لیکن گورنمنٹ ابھی ان لوگوں سے متفق نہیں - اور گورنمنٹ کیا ابھی اہل ملک بھی متفق نہیں ہیں - اس لئے نہیں - کہ مہاتما گاندھی جی نے جو الٹی میٹم وائسرائے ہند کو بھیجا ہے - اس کی کوئی بات صحیح نہیں - بیشک ملک میں افلاس اور جہالت پھیلی ہوئی ہے - اور ہمارا روزانہ فی کس آبادی کے اوسط سے نہ صرف نہایت کم بلکہ گورنمنٹ کے واسطے بھی ذریعہ شرمساری ہے - جو گورنمنٹ گذشتہ سو سال سے ہندوستان کو نہ صرف دو وقت پیٹ بھر روٹی کھلانے کا انتظام نہیں کر سکی - (واضح رہے - کہ ہندوستانی کسان یا مزدور انگلستان کے کسانوں یا کان کنوں وغیرہ مزدوروں کی طرح مکھن روٹی و مٹن چاپ نہیں مانگتے - بلکہ ان میں سے لاکھوں کو سوکھی روٹی اور ساگ یا دال تک بھی ہر روز یا دو وقتہ میسر نہیں ہوتا) بلکہ آبادی کے بہت ہی قلیل حصہ کو تعلیم بھی دے سکی ہے مہذب سلطنتوں کی صف میں اُسے شرمساری تو ضرور حاصل ہوتی ہے - خصوصاً جبکہ اسی غریب ہندوستان کی دولت کی وجہ سے ان سو سال کے عرصہ میں انگلستان میں دولت کی طرف سے انگلستان کا درجہ ہندوستان کی وجہ سے بہت بلند ہو گیا ہے -

ہاں تو غرض یہ ہے - کہ ایسے مسائل پر تو بہت تھوڑے ہندوستانیوں کو مہاتما گاندھی سے اختلاف ہوگا - البتہ بہت لوگ لا یفسدون فی الارض

کے باعث موجودہ امن کو کسی قسم
خونریزی سے نہیں بدلنا چاہیئے -

ہیں اس سے بھی بڑی وجہ مہاتما گاندھی کی تحریک
میں عام ہر دلعزیزی اور سرکار کی نظر میں کافی
ت نہ ہونے کی یہ ہے - کہ کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں
یا - اور نہ وہ کوئی سمجھوتہ آیندہ کرنا چاہتے ہیں - ابھی پچھلے ہفتہ میں اسمبلی کے ایک اجلاس میں جہاں بجٹ پر مختلف ہندو و مسلم ممبر گورنمنٹ کو کھری کھری باتیں سنا رہے تھے - ایک مسلمان ممبر انوار العظیم نے صاف صاف کہدیا تھا - کہ جب تک ہندو مسلمانوں میں آپس میں کچھ سمجھوتہ نہ ہوگا - گورنمنٹ اور اس کے طریقہ ہائے حکومت ایسے ہی رہیں گے - مہاسبھائی خیال کے اور دوسرے ہندو اب چند سالوں سے اس زعم میں پڑے ہوئے ہیں کہ ہماری تعداد ہماری دولت - ہمارا حکومت میں حصہ سب ہمیں اتنا طاقت ور بنا رہے ہیں - کہ ان کنگال اور جاہل مسلمانوں سے کوئی سمجھوتہ کرنے کی ضرورت نہیں - اور بعض جو سمجھوتہ کا ذکر کرتے بھی ہیں - تو وہ کہتے ہیں - کہ پہلے دونوں ہندو مسلمانوں کو گورنمنٹ سے لڑ کر حکومت تو حاصل کر لینی چاہیئے - جب حکومت ہاتھ آ جائے گی - تب اس کے حصے بخرے بھی کر لیں گے - لیکن مسلمان باوجود اتنی سادگی اور جہالت کے اتنا سمجھتے ہیں کہ جب کہ موجودہ صورت میں حکومت ابھی کچھ ملی ملائی بھی نہیں ہے - تو ہندوؤں کا مسلمانوں سے یہ سلوک ہے - اور اختیار مل جانے پر یہ اور کیا بے رحمی نہ کریں گے ۔

مسٹر انوار العظیم حال ہی میں اسمبلی میں بیان کر چکے ہیں - اور کل مسٹر محمد یعقوب نے پٹیل کی گرفتاری کے بحث میں صاف صاف کہا ہے - کہ ملک آزادی کی تحریک کی پشت پر نہیں ہے - اور گورنمنٹ کو سول نافرمانی کی تحریک سے زور کا برتاؤ کرنا چاہیئے - ان کی رائے ہے - کہ ہندوستان کی سلف گورنمنٹ کی چابی ہندو مسلم اتحاد کے ہاتھ میں ہے - نہ کہ نافرمانی کی جنگ کے ہاتھ میں ہے +

سچی بات وہی ہے - جو مسٹر محمد یعقوب نائب صدر اسمبلی نے کہدی ہے - خواہ مہاتما گاندھی اور ان کے مددگار پنڈت مالویہ اور دوسرے لوگ اُسے مانیں یا نہ مانیں ۔ (بقیہ)

محمدی مشن

امام الزمان

میرے خیال میں اس امر سے کوئی ذی فہم انکار نہ کرے گا۔ کہ بغیر سر کے انسان کے تمام اعضاء بیکار و معطل ہو جاتے ہیں۔ انسان کا سر نہ ہو۔ تو وہ کسی کام کا نہیں۔ اور یہ حال جیسا کہ ایک فرد کا ہے۔ ایسا ہی اس کی نوع کا بھی ہے۔ اگر کسی جماعت کا کوئی رہنما اور لیڈر نہ ہو۔ تو وہ بھی کسی کام کی نہیں۔ اسلئے قوموں میں حیات و زندگی کی روح پیدا کرنے کے لئے مختلف اوقات مختلف راہنما تشریف لائے۔ جیسے بنی اسرائیل ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ مگر فرعون نے ان کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ جن کے لئے رحمت الٰہی نے جوش مارا۔ اور مشفق و مہربان خدا نے موسیٰ سا رہبر اُن کو دیا۔ جس نے اُن کو ذلت و غلامی کے طوق سے نجات دلائی۔

مسلمانوں کے مصائب

بنی اسرائیل جس طرح کسی لیڈر کے نہ ہونے کے باعث تکلیف اور دکھ میں تھے۔ بعینہ مسلمان آج اس مصیبت کا شکار ہیں۔ اور ان پر صرف دنیاوی تکلیف ہی نہیں بلکہ روحانی طور پر بھی وہ بہت گر چکے ہیں۔ مولانا حالی فرماتے ہیں ؎

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے

مسلمانوں کے سب مصائب کا علاج

چونکہ اسلام نے ہمارے لئے سلامتی کا راستہ پیش کیا ہے۔ اور ہر امر میں قال اللہ وقال الرسول کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ایسے وقت میں حضور کا ارشاد مبارک دیکھا جائے۔ کہ حضور کیا فرماتے ہیں۔

ارشاد نبوی

مولوی اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب منصب امامت کے صـ۵۳ پر یہ

لی اللہ علیہ

قدمات،

جس شخص نے

ا اہلیت کی موت

مرا کی موت سے نجات

حاصل تسلیم کرنا ضروری

ہے۔

امام الزمان ت

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ایک ہاتھ پر جمع ہونے سے اور ایک لیڈر کے ماتحت ہونے سے علاوہ روحانی فیوضات کے تمدنی اور معاشرتی بے حد فوائد ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ اتحاد و اتفاق کے وہ برکات ہیں۔ کہ صرف افغانستان نے جس کی کل آبادی ہندوستان کے ایک صوبے کے برابر بھی نہیں تمام ہندوستان کو زیر کر لیا تھا۔ مقابلے کے لئے بڑے بڑے راجے مہاراجے اور بہادر نوجوان نکلے۔ لیکن اسلام کی شمشیر سے نبرد آزما نہ ہو سکے۔ اور حضور نے بھی اس کے متعلق فرمایا ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ (الحدیث) اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔

مقام غور و عبرت

اس لئے مسلمان غور فرماویں کہ آج روئے زمین پر کس کو خدا نے امام الزمان کر کے بھیجا۔ اور کس کے ہاتھ پر ان کی فتح مقدر ہے۔ لیکن جہاں وہ اپنے عاجز بندوں کی دستگیری فرماتا ہے۔ وہاں وہ ناشکروں کے لئے یہ بھی فرماتا ہے۔ وان کفرتم ان عذابی لشدید (القرآن) اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ رسول اللہ کے غلام حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی طرف رجوع کریں۔ تا ہو کہ خدا کی رحمت کے دروازے ان پر کھلیں۔ اور ہر ایک قسم کی غلامی سے نجات پائیں۔ خواہ وہ غلط عقائد و خیالات کی ہو۔ خواہ اپنی پراگندگی کے باعث کفار کی ہو۔ اس وقت ان کے دشمن جنگل کے زہریلے سانپوں اور درندوں کی طرح ان پر منہ کھولے بیٹھے ہیں۔ اگر وہ اس فرستادہ خدا کے دامن سے وابستہ نہ ہوئے۔ تو سوائے ناکامی و ہلاکت اور موت جاہلیت کے ان کے لئے کوئی راستہ نہیں۔ خدا نے آدم کی اطاعت کا حکم دیا۔ اور شیطان نے روکا۔ اس لئے خود سوچو۔ کہ شیطان کی اطاعت و فرمانبرداری تمہارے لئے مفید ہے۔ یا کہ خدا کی اور یقیناً یاد رکھو۔ کہ شیطان تمہارا سخت ترین دشمن ہے۔ اس کی پیروی میں سمعنا و اطعنا کی بجائے سمعنا و عصینا کہیں زبان سے نہ نکل جائے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اور یہ خیال کر لینا۔ کہ امام الزمان فلاں قوم سے کیوں نہیں آیا۔ فلاں سے کیوں آ گیا ہے۔ سراسر دھوکہ ہے۔ تم سے پہلوں نے اس معاملہ میں سخت ٹھوکر کھائی یہ امر انسانی اختیار سے باہر ہے۔ یہ بات محض اس علیم و خبیر کے قبضہ قدرت میں ہے۔ جسے چاہے پسند فرما لیتا ہے۔ اس کے حضور کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں۔ اس لئے یہ خیال دل سے نکال دو۔ کیونکہ یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ جو حق کو قبول کرنے میں مانع ہوتا رہا ہے۔ سو تم پہلوں سے عبرت حاصل کرو۔ تا دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع ہو۔ اور دنیا کی ذلت اور جہنم کی آگ سے اس کی امان میں رہو۔

(عبد الاحد مولوی فاضل قادیان)

رباعیات

زیست کا لطف ہے جب فکر سے آزاد رہے
تندرستی کا مزہ جب ہے کہ دل شاد رہے
دین و دنیا میں اگر آبرو چاہے صدیق
نہ خودی دل میں رہے دل میں خدا یاد رہے

* * *

وہی انسان انساں ہے کہ جو ہمدرد انساں ہے
اسی پر سب مہرباں ہیں خدا جس پر مہربان ہے
وہی ہے شیر دل قابو میں جس کے حضرت دل ہے
وہی صدیق ہے صدیق جس کے دل میں ایمان ہے

پیغامی مشن

احمدیت اور پیغامیت پر تبصرہ

(۸)

مسئلہ کفر و اسلام

ناظرین کرام اس امر سے بھی آگاہ ہونگے۔ کہ جماعت قادیان کی جماعت لاہور کی طرف سے سب امور سے بڑھ کر اس بات کی مخالفت کی جاتی ہے۔ کہ جماعت قادیان غیر احمدیوں کو کافر قرار دیتی ہے۔ اور بعض افراد جماعت لاہوریہ تو مخالفت میں اس حد تک بڑھ گئے۔ کہ انہوں نے حضرت میاں صاحب اور آپ کی جماعت پر صریحاً کفر کا فتوی بھی لگا دیا۔ اور ایسے آدمیوں کے پیچھے نماز کو قطعاً حرام قرار دیدیا۔ اس مخالفت کے جوش میں انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ ان کی کفر بازی کی زد کہاں جا کر پڑتی ہے۔ کیونکہ اس مسلمہ مسئلہ کے ماتحت کہ ایک مسلمان کو کافر کہنے والا از روئے حدیث خود کافر ہو جاتا ہے۔ ایسے فتوی دینے والوں نے خود اپنی جماعت میں کفر بازی کی کھچڑی پیدا کر دی۔ مثلاً حضرت امیر جماعت لاہوریہ کے عقیدہ کے رو سے قادیانی جماعت کافر نہیں ہے۔ اور ان کی جماعت کا ایک فرد مثلاً مولوی محمد یامین جو توی جماعت قادیان کو کافر قرار دیتا ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے۔ اب از روئے حدیث ایسے فرد کا اپنے امیر کے ساتھ متفق عقیدہ و عمل رہنا درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضرت امیر کے نزدیک وہ ایک مسلمان کو کافر قرار دیتا ہے۔ اس لئے از روئے حدیث ان کے نزدیک وہ خود کافر بنتا ہے۔ اسی طرح مولوی محمد یامین کے عقیدہ کے رو سے مولانا صاحب ایک کافر کو مسلمان قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ....

اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو قادیانی جماعت غیر احمدیوں کو جس قدر مجرم قرار دیتی ہے۔ لاہوری

جماعت نسبتاً

ایسی صورت میں

باقی نہیں رہ جا

کا کفر بالواسطہ نا

اسی لفظ کا اطلاق ری

جماعت کے مسلمہ عق یت

استخلاف غیر احمدی ا ہے

اور فاسق بہ نسبت کافر کہ اس سے

تسلیم کرتے ہوئے خلاف ورز ی کی۔ اور کفر بالواسطہ کا بھی دراصل یہی مفہوم ہوا۔ تو باقی لاہوری جماعت کے نزدیک کون سی حجت باقی رہ جاتی ہے۔ جو عوام کو جماعت قادیان کا غلط عقیدہ دکھا کر برانگیختہ کرتی ہے ؛

اگر یہ کہا جائے۔ کہ قادیانی جماعت نبوت کی قائل ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ اس عقیدہ کو مد نظر رکھکر غیر احمدیوں کے ساتھ آپ کا اتحاد بدرجہ اولے محال ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے بعد وہ بھی ایک نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ اور آپ لوگوں کے نزدیک وہ قادیانی جماعت سے بڑھ کر قصور وار ہیں۔ کیونکہ قادیانی جماعت غیر تشریعی نبوت کی قائل ہے۔ اور وہ ایسے نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ جو بقول انکے شارع تھا۔ ان واقعات کی روشنی میں کہاں کا انصاف ہے۔ کہ غیر تشریعی نبوت کے قائل کے ساتھ نہ صرف قطع تعلق کیا جاوے۔ بلکہ شدید طریق پر ان کے خلاف قلم اٹھائی جائے۔ اور ان کو کافر تک کہدیا جائے۔ لیکن اس کے مقابل اس گروہ کو جو تشریعی نبوت بعد ختم نبوت تسلیم کرے مسلمان سمجھ کر وسائل تبلیغ میں متحد العمل قرار دیا جائے۔

اہل پیغام کے ایک عذر خام کی تردید

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا۔ کہ ہر چند مسیح موعود کے رو سے مرکز کا سوال فی نفسہ صداقت جماعت قادیان پر شاہد ہے۔ اس کے مقابل یہ عذر کرنا۔ کہ قادیان میں

رہکر مخالف ہونے میں امن کی صورت پیدا

تھی۔ موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ق

نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لاہوری جماعت تو عقیدۃً مخا

ہو گئی۔ لیکن موجودہ وقت میں تو ایسے چند نفوس ظا

ہوئے۔ جنہوں نے جناب میاں صاحب کی ذات کے متعلق ناپاک الزام لگانے شروع کر دیئے۔ اور اخباروں کے ذریعہ ان کی تشہیر میں پورا زور لگایا۔ مگر باوجود اس کے جماعت قادیان کی طرف سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور یہ معاملہ خدا کے سپرد کر کے صبر سے کام لیا جاتا ہے۔ اس نظیر کی موجودگی میں یہ عذر قطعاً صحیح نہیں ہو سکتا۔ کہ اختلاف عقائد رکھتے ہوئے لاہوری جماعت کے لئے دارالامان کو مرکز بنانا ایک امر محال تھا ؛

پیغامیوں کا مستریوں کی امداد کرنا

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مخالفت کی رو نے اس قدر شدت ظاہر کی کہ اختلاف عقیدہ کی آڑ میں بعض لاہوری افراد ان لوگوں (یعنی مستریوں) کی اشاعت میں معین ہوئے۔ جو حضرت میاں صاحب کے خلاف ناپاک الزام لگاتے ہیں۔ اور اس میں انہوں نے قرآن کے احکام کی بھی کوئی پرواہ نہ کی۔ جو صریحاً تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی تعلیم دیتا ہے۔ اور بغیر بہم پہنچنے ثبوت کے اس الزام کی تائید میں ارشاد نبوی کو بھی نظر انداز کر دیا۔ ورنہ اس الزام کے بے بنیاد ثابت ہونیکے لئے صرف ایک ہی قیاس تمام شبہات کو دور کرنے کے لئے کافی تھا۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالےٰ کی غیرت کا یہ تقاضا نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک شخص جو کہ ایک ایسی جماعت کا امام ہو۔ جس کے اندر ہزاروں نفوس مسلمہ طور پر متقی ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہو۔ کہ خدا کی طرف سے اسے الہام کا شرف بھی دیا جاتا ہے۔ دراصل نعوذ باللہ ایسے افعال شنیع کا مرتکب ہو۔ اور اتنا دراز عرصہ وہ خدا کی گرفت سے باوجود افترا کے محفوظ رہے۔ اور کسی متقی نفس کو بھی خدا کی طرف سے اس بارہ میں انشراح الصدر نہ ہو۔ اور وہ بدستور ایسے شخص کی

حت واقتدار میں سرنگوں رہے ہیں اس تیار سے ہی ایسے الزام ناپاک کا بے اصل اور کسی ذاتی رنجش پر مبنی ہونا صاف ثابت ہے۔ اور خصوصاً ایسے الزام دہندہ کی دیانتداری اور ایمان پر ہی کیا اعتبار ہوسکتا ہے۔ کہ جس کے عقیدہ کا دارومدار اس الزام پر ہی ہو۔ اور الزام دہی کے ساتھ عقائد کا پہلو بھی ایسی تبدیلی کرے۔ جو اُسے غیر احمدیوں کے نہ صرف پڑوس تک ہی پہنچا دے۔ بلکہ ان کے گھر میں داخل کر دے۔ والّا ظاہر ہے۔ کہ کسی فرد کی ذات کی نسبت شکایت کا پیدا ہونا تبدیلی عقیدہ کا مستلزم نہیں ٭

الغرض جماعت قادیان کی ترقی کو مسدود کرنے کے لئے ہر طرح کی کوشش دیکھی گئی۔ لیکن اس جماعت میں روز افزوں ترقی کا ہی نظارہ پایا گیا۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے کاموں کو کوئی بشر نہیں روک سکتا۔

آخری نصیحت

بالآخر میں قارئین و سامعین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ دنیا کے دن چند ہیں۔ ہر شخص نے اللہ کے حضور جوابدہ ہونا ہے نیک نیتی کی مخالفت ایک حد تک قابل عذر ہوسکتی ہے لیکن جنبہ داری کی مخالفت قابل پرسش ہے۔ ایک مومن کو شیوہ الحب للہ والبغض للہ کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اس مضمون میں جو باتیں واقعات کی شکل میں ثابت کی گئی ہیں۔ وہ ایک راستباز جماعت کی شناخت کے لئے کافی ہیں۔ ان پر غور کر کے ہر ایک انسان کو مرکز کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لینا چاہیئے۔ کہ یہ مرکز حضرت مسیح موعودؑ کا قائم کردہ ہے۔ اور اسی کے ساتھ وابستہ رہ کر نیک ثمرات کی امید ہوسکتی ہے۔ میں ایک ناچیز انسان ہوں۔ مجھے علمیت کا دعویٰ نہیں۔ صرف اپنے معلومات صحیحہ پیش کر دیئے گئے ہیں۔ شائد اسی طرح کسی کی رہنمائی کا موجب ہوسکیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (منشی عبدالحکیم ایبٹ آباد)

خلافت محمود و مصلح موعود۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے رسالہ المصلح الموعود کا ناقابل تردید جواب خاکسار ایڈیٹر فاروق کی قلم سے۔ قیمت مع محصولڈاک ۳ر۔ مینیجر فاروق

ن

ناک آتش

ہولناک انتظار

عیسائی مناد" یوں تو اپنی ہر تقریر و تحریر میں بڑے زور سے کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر حقیقی نجات بنی نوع انسان کو میسر آسکتی ہے۔ تو صرف عیسائیت میں رہ کر۔ نہ کہ اسلام یا کسی اور مذہب پر چل کر۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ اور اس دعویٰ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے اُن کی "انجیلِ جلیل" پر ایک نظر ڈالی جائے۔ تو نہایت صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اُن کا یہ دعویٰ حق وراستی کے بکلی مخالف واقع ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ اُن کی یہ صدا "صدا بصحرا" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

یہ بات تو ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ خطا و نسیان لوازمات بشری میں سے ہے۔ بلکہ عرب کی امثال میں بھی یہ ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ "الانسان مرکب من الخطاء والنسیان"۔ پھر یہ بھی ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ یہی خطاء و نسیان بسا اوقات گناہ کی صورت اختیار کر کے انسانوں کو خدا کی نگاہ میں گنہگار بنا دیتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ ہر انسان بلا استثناء احدے ضرور گنہگار ہوتا ہے۔ مگر ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ اُن کی رُوح بجائے الٰہیات میں ترقی کرنے کے خواہشات رذیلہ کی اتباع کر لیتی ہے۔

ہر انسان گنہگار ہے

بلکہ مقدسہ کتب سے تو یہاں تک ثابت ہوتا ہے۔ کہ کوئی بھی انسان بے گناہ کہلانے کا مستحق نہیں۔ کیونکہ لکھا ہے:۔

"(اے خداوند) کوئی انسان جیتی جان تیرے حضور راستباز ٹھہر نہیں سکتا"۔ زبور ۱۴۳/۲

"اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں۔ تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔ اور ہم میں سچائی نہیں"۔

۱ یوحنا ۱/۸

"کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ کوئی سمجھدار نہیں۔ کوئی خدا کا طالب نہیں۔ سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمّے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ایک بھی نہیں"۔ رومیون ۳/۱۰تا۱۲

پس جب کہ تمام انسان گنہگار ہوئے۔ اور جب کہ ہر انسان عیوب میں ملوث ہوا۔ تو آخر کیونکر بنی نوع انسان اُن گناہوں سے نجات پائیں۔ اور کس طرح انہیں خدا کی رضاء حاصل ہو۔ کیا یہ صحیح امر نہیں ہے۔ کہ لوگ اپنی تربیت کے نقائص کی وجہ سے یا کسی بُری صحبت کے نتیجہ میں بدکاریوں کے گرداب میں پھنس جاتے ہیں تب بعد میں جبکہ انہیں ہوش آتا ہے۔ جب ان کی ہستی اُن سے دور ہوتی ہے۔ افسوس کرتے اور پشیمان ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اُن کا گناہ اُن سے دُور ہو جائے۔ ان کی بدی اُن سے ہٹ جائے۔ ان کی روح بالکل پاک ہو جائے۔ اور اُن کا دل ہر قسم کی ظلمت سے صاف ہو جائے۔ بیشک ہر انسان۔ ہاں وہ انسان جو فطرتِ انسانی کی گہرائیوں سے واقف ہوگا۔ یہی جواب دیگا۔ کہ بلاشبہ یہی خواہش ہر گنہگار کے دل میں موجزن ہوتی ہے۔ کہ کاش میرا گناہ مٹ جائے۔ کاش میرے پہلے عیوب پر خدا خطِ عفو کھینچ دے۔ یہ آرزو نہایت مبارک آرزو ہوتی ہے ٭

گناہ کی معافی کے متعلق اسلام کی تعلیم

اور اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے۔ کہ خدا گناہوں کو ضرور معاف کرتا اور گنہگاروں کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔ وہ نہایت رحیم و کریم ہستی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم۔ میرے بندوں کو خبر کر دو۔ کہ میں نہایت غفور اور رحیم ہوں۔ پھر فرمایا۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ خدا کی رحمت سے مایوس

ست ہو۔ خدا تمہارے سب گناہ معاف کر دیگا۔ اسی طرح بیسیوں مرتبہ فرمایا۔ ان اللّٰہ غفور رحیم۔ غرض اسلام گنہگاروں کو نہایت امید کا پیغام سناتا ہے۔ وہ ان کی امنگوں کو بلند فرماتا۔ اور ان کے روحانی ارتقاء کو برابر قائم رکھتا ہے*

گنہگار کو انجیل کا پیغام

مگر غور کرو۔ اس موقع پر عیسائیت ہمیں کیا تعلیم دیتی ہے۔ ایک گنہگار عیسائی جب "انجیل جلیل" کے سامنے آئے گا۔ تو اُسے عیسائیت قطعاً کوئی امید کا پیغام سنانے پر طیار نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس میں صاف لکھا ہے۔

"حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھکر گناہ کریں۔ تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھا لے گی۔"

عبرانیوں ۱۰/۲۶

ان سطور سے بالصراحت ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ اگر کفارے پر ایمان لانے کے بعد بھی کوئی عیسائی کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے۔ تو اس کے لئے عیسائیت میں نجات کے تمام دروازے بند ہیں۔ وہ ہرگز نجات اُخروی حاصل نہیں کر سکیگا۔ بلکہ اپنے گناہوں کے نتیجہ میں جو اس نے بپتسمہ لینے کے بعد کئے۔ غضبناک آتش میں ڈالا جائے گا۔ اب صرف اس کے لئے یہی راہ ہے۔ کہ وہ عدالت کے ہولناک منظر کا انتظار کرے۔ اور اپنے انجام بد کو یاد کر کے خون کے آنسو بہائے۔ چیخے اور چلائے۔ جس کی کوئی شنوائی نہیں۔ وہ دھتکارا ہوا اور درگاہِ ایزدی سے راندہ ہوا شخص ہے۔

اب بتلاؤ۔ اور اے عیسائیو۔ ہمیں جواب دو۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ تم نے عیسائیت کو قبول کرنے اور بپتسمہ لینے اور کفارے پر ایمان لانے کے بعد آج تک کوئی بھی گناہ نہیں کیا۔ اگر تم کہوگے کہ ہاں۔ ہم نے یسوعؑ پر ایمان لانے کے بعد آج تک کبھی کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا۔ تو یقیناً تم نے جھوٹ بولا۔ اور اپنے منہ سے کتاب مقدس ک

ہے:۔

"کوئی راستباز نہی
سمجھدار نہیں۔ کوئی
سب گمراہ ہیں۔ سب
رومیوں

"اگر ہم کہیں کہ بے گنا
فریب دیتے ہیں۔ اور ہم میں

۱۔یوحنا ۱/۸

پس جبکہ تمام انسان گنہگار ہیں۔ تو آخر تم لوگ کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ جو گناہوں سے بالکل صاف ہو۔

حضرت داؤد کا گناہ

علاوہ ازیں تعجب انگیز امر یہ ہوگا۔ کہ بقول شما حضرت داؤد علیہ السلام خدا کے نبی ہو کر ایک گناہ عظیم میں پھنس گئے۔ کیونکہ لکھا ہے۔

"ایک دن شام کو ایسا ہوا۔ کہ داؤد اپنے بچھونے پر سے اٹھا۔ اور بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا۔ اور وہاں سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی۔ اور وہ نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے اُس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بھیجے۔ انہوں نے کہا۔ کیا وہ الِعام کی بیٹی بنت سبع۔ حتی اوریاہ کی جورو نہیں؟ اور داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کو بلا لیا۔ چنانچہ وہ اُس پاس آئی۔ اور وہ اس سے ہمبستر ہوا۔ کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تھی۔ اور وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ سو اس نے داؤد پاس خبر بھیجی۔ کہ میں حاملہ ہوں۔"

۲۔سموئیل ۱۱/۲تا۵

"وہ کام جو داؤد نے کیا تھا۔ خداوند کی نظر میں برا ہوا۔"

۲۔سموئیل ۱۱/۲۷

پس جب داؤد جیسا عظیم الشان انسان بھی ہاں وہ انسان جو تمہارے "خدا" کا بھی جدّ امجد تھا۔ بروئے بائیبل ایسے فعل بد کے ارتکاب سے اپنے آپ کو نہ بچا سکا تو تم لوگ بھلا کس شمار میں ہو۔ جو یوں کہتے ہو۔ کہ ہم نے ی گناہ نہیں کیا۔

اور اگر یقیناً تم لوگ گنہگار ہو۔ اور جیسا کہ تمہاری زندگی کی ہر حرکت ظاہر کرتی ہے۔ تمہیں بپتسمہ لینے کے بعد بھی اور کفارے پر اعتقاد رکھنے کے باوجود بھی گناہوں پر۔ نہایت بے باکی سے دلیری ہے۔ تو آخر سوچو اور غور کرو۔ عیسائیت تمہیں کیا پیغام سناتی ہے۔ کیا اس میں نہیں لکھا:۔

"حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھکر گناہ کریں۔ تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھا لے گی۔"

(عبرانیوں ۱۰/۲۶)

اسلام کی طرف دعوت

پس تم لوگ فی الواقع حقیقی نجات سے بے بہرہ اور غضبناک آتش کا شکار ہو۔ تمہارا مذہب گنہگاروں کو امید کا پیغام سنانے سے بکلی عاجز و درماندہ ہے۔ تم ایک قشر ہو۔ مگر بغیر مغز کے۔ اور جسم ہو مگر بغیر روح کے۔ اگر حقیقی نجات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر غضبناک آتش سے بچ کر خدا کے وسیع عفو و کرم سے حصّہ یاب ہونا چاہتے ہو۔ اگر امید کا محبت بھرا پیغام سننا چاہتے ہو۔ اگر دنیا اور آخرت میں حقیقی خوشحالی۔ سچی راحت اور حقیقی نجات کے واقعی طلبگار ہو۔ تو آؤ اور اسلام کے وسیع فیضان سے مستفیض ہو۔ تمہیں نظر آ جائے گا۔ کہ ہمارے سیّد و آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل سچ فرمایا تھا۔ ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

(محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان)

حسن اسلام:۔ جواب موازنہ انجیل و قرآن۔ عیسائیوں کی تردید میں نہایت مدلل اور زبردست کتاب ہے۔ قیمت صرف ۶/ آئینہ احمدیت اور حقیقی مسیحیت۔ عیسائیوں نے احمدیت پر جو اعتراض کئے تھے۔ اس کے جواب میں یہ لاجواب کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر فاروق قادیان پنجاب

دیانندی مشن

اسلام اور آریہ سماج

(۷)

دوسرا اعتراض

اسلام پر دوسرا اعتراض مہاشہ پریم چند آریہ نے یہ کیا ہے۔ کہ "مسلمان لوگ" یہ بیان نہیں کرتے۔ کہ کون سے مادہ سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ اور وہ کہاں سے آیا؟"

دراصل یہ سوال بھی نہایت بے ہودہ اور اللہ تعالےٰ کے اسرار اور اسکی بے انتہا قدرتوں سے ناواقفیت پر دال ہے۔ اور ایسے سوالات محض اسی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ انسان اپنی ناقص اور قدم قدم پر ٹھوکر کھانے والی عقل کے پیمانہ سے اللہ تعالےٰ کی غیر محدود ذات کو بھی ناپنا چاہتا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا۔ کہ اس کا ایسا کرنا انتہا درجے کی نادانی اور حماقت ہے۔ کیا انسان اپنی عقل سے خدا کی قدرتوں کی تہ کو پہنچ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ سوال کہ کونسے مادہ سے عالم کی

پیدائش ہوئی۔ دراصل اسی قسم کے سوالات میں سے ایک سوال ہے۔ کیونکہ مادہ سے [illegible]

اور چیزیں بنانا صرف انسان کا ایک فعل ہے۔ اور اس کے اندر ایسی قابلیت ہرگز نہیں۔ کہ وہ بغیر مادہ کے بھی کوئی چیز بنا سکے۔ مگر خدا مادے کا محتاج نہیں ہے بلکہ وہ مادے کا بھی خالق اور مالک ہے۔ پس یہ کہنا کہ مادہ سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ یہ تو آریہ سماجیوں کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ اُن کا خدا ایسا کمزور اور ناتوان خدا ہے۔ کہ وہ کسی ذرّہ بے مقدار کو بھی اپنی قدرت سے پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر ہمارا خدا قادر مطلق اور بے مثل خدا ہے۔ وہ ان آلات کا محتاج نہیں۔ وہ نہ مادے کا محتاج ہے اور نہ روح کا۔ پس یہ کہنا کہ کونسے مادہ سے خدا نے عالم کو بنایا۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ اس نے عالم کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔ اور اس نے مادہ کو بھی اپنی قدرت اور عظمت سے پیدا فرمایا۔ دیکھو

یعنی لیس کمثلہ

در کہتے ہیں۔ مگر

کا محتاج قرار دیتے

ردت کے صریح منافی

سکھاتا ہے۔ جو اس کی

س کی عظمت کے بالکل

سو یہی ہے۔ کہ خدا نے عالم

کو اپنی پیدا فرمایا۔ اور یقیناً ایسا

خدا جو القادر اور بے مثل خدا ہے۔ وہ مادے کا محتاج نہیں ہو سکتا۔ ہاں مادے کو بھی اُس نے اپنی قادرانہ تجلّی سے پیدا فرمایا۔ پس یہ سوال کہ وہ مادہ "کہاں سے آیا" اس کا جواب بھی یہی ہے کہ وہ اس کی قدرت کا ایک ظہور تھا۔ اور اپنی قادرانہ حیثیت سے مادہ کو اُس نے پیدا فرمایا۔ نہ کہ کہیں سے اٹھا کر اُس نے عالم کو جوڑ جاڑ دیا۔ اور اگر آریہ سماجی مادے اور روح پر "کہاں سے آیا" کا سوال اٹھا سکتے ہیں۔ تو وہ کیوں پہلے اس سوال کو حل نہیں کرتے۔ کہ خدا کہاں سے آیا؟ اور وہ کس طرح پیدا ہوا۔ جبکہ خدا کی قدرتیں ناپید اکنار ہیں۔ اور اسکے اسرار وراء الوراء ہیں۔ اور ہمارے مشاہدات اس کے گواہ ہیں۔ تو پھر خدا کی قدرت پر ایسے اعتراض کرنے ہرگز درست سمجھے نہیں جا سکتے۔ دیکھو دنیا کے لوگ بھی اپنی حیرت انگیز ایجادوں کے ساتھ لوگوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ تو پھر خدا کے عمیق اسرار پر اعتراضات کرنا کہاں کی دانش اور شعور ہے۔ پس "مادہ کہاں سے آیا"۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ اس کو خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرمایا۔ اور یہی وہ صحیح عقیدہ ہے۔ جس کے آگے وید بھی سرِ تسلیم خم کر رہا ہے۔ چنانچہ یجروید کے ایک منتر کا سوامی دیانند اپنے قلم سے اس طرح ترجمہ کرتے ہیں کہ:۔

"اس پرش (یعنی پرمیشر) نے پرتھوی یعنی زمین کے بنانے کے لئے پانی سے رس کو لے کر مٹی کو بنایا اس طرح اگنی کو پیدا کیا۔ اور اگ کو ہوا سے اور ہوا کو اکاش سے اور اکاش کو پرکرتی (یعنی مادہ) سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا"

(بحوالہ یجروید ۳۱/۱۷ منقول از بھومکا اردو صفحہ ۱۵۸)

دیکھو۔ اسلامی عقیدہ کے آگے آریہ سماج کا مسلّم وید بھی اپنا سر جھکائے کھڑا دکھائی دیتا ہے۔ اب اس کے بعد بھلا کون ایسا بد عقیدہ آریہ سماجی ہے۔ جو اس کھلے وید منتر کے ہوتے ہوئے بھی حدوثِ مادہ کا انکار کرے گا۔ اور اُسے ازلی اور انادی قرار دیتے ہوئے شرمندہ نہیں ہوگا۔ مگر افسوس کہ لوگ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور اباء اور انکار پر کمربستہ ہیں۔

آپ لوگ غور فرمائیں۔ کہ کیا یہ صحیح بات نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بغیر آنکھوں کے دیکھتا اور بغیر کانوں کے سنتا اور بغیر ہاتھوں کے اس قدر عظیم الشان زمین و آسمان بنا دیئے ہیں۔ تو کیا وہ بغیر رعایت اسباب کے مادہ اور روح کو پیدا نہیں کر سکتا۔ یقیناً خدا اسی طرح کرتا ہے۔ اور وہ دنیا کو اپنی قدرت کا ثبوت دکھاتا ہے۔ پس ایک حقیر نطفہ سے پیدا ہونیوالے انسان کا احد۔ صمد۔ لم یلد ولم یولد صفات والے خدا کو اپنے اوپر قیاس کرنا خطرناک غلطی اور نادانی ہے۔ کیونکہ انسان اگرچہ مادے کا محتاج ہے۔ مگر خدا ان چیزوں کا محتاج نہیں ہے۔ وہ اپنی قادرانہ تجلّی سے سب کچھ کر دکھاتا ہے۔ ورنہ پھر انسان اور خدا میں کونسا مابہ الامتیاز رہا۔ اور کیونکر پتہ لگا۔ کہ وہ خدا ہے۔

غرض مادہ کہاں سے آیا۔ اس کا جواب اگر تم اسلامی تعلیم کی روشنی میں ماننا نہیں چاہتے۔ تو اپنے ویدوں کا ہی بیان کردہ مان لو۔ ہر حالت میں تمہیں اسی بات پر ایمان لانا پڑے گا۔ کہ اُس نے مادہ کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔

الغرض اسلام اپنے تمام عقائد میں ایسی سچی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کہ جس کو سن کر انسانی قلب فی الفور مطمئن ہو جاتا ہے۔ مگر دوسرے تمام مذاہب سخت تاریکیوں میں پریشان پھر رہے ہیں۔

اور ان کے پاس اطمینان کا کوئی نسخہ نہیں۔ اس لئے ہماری تو یہی صدا ہے۔ کہ آؤ اور حق کو قبول کرو۔ اور اس شیریں چشمۂ اسلام سے اپنی پیاس کو بجھاؤ۔ تاکہ دونوں جہانوں میں راحت اور سرور حاصل کر سکو۔

ہیں کچھ کلیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اسپہ قرباں ہے

(محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان)

روح و مادہ مخلوق ہے

اے عقلمند انسان غور کر اگر تجھ سے یہ سوال کیا جاوے۔ کہ خدا کے برابر علم کسی دوسرے کو ہو سکتا ہے تو یہی جواب دینا پڑے گا۔ کہ نہیں اور ہرگز نہیں اور یقیناً نہیں۔

اگر کوئی یہ پوچھے۔ کہ قدرت اور شکتی میں خدا کے برابر کوئی دوسرا بھی ہو سکتا ہے۔ تو اس پر بھی وہی جواب ہوگا۔ کہ نہیں اور یقیناً نہیں اور قطعاً نہیں۔ اور پھر اگر یہ کہا جائے۔ کہ جس طرح خدا نے حیوان۔ انسان۔ درخت۔ سورج۔ چاند۔ زمین آسمان بنائے ہیں۔ کوئی دوسرا بھی بنا سکتا ہے۔ تو پھر یہی کہنا پڑے گا۔ کہ نہیں اور بالکل نہیں اور ہرگز نہیں۔

الغرض خدا کی کوئی بھی صفت اور خوبی لے لی جاوے کوئی بھی دوسرا خواہ انسان ہو۔ یا غیر انسان اس خوبی اور صفت میں وہ خدا کے برابر ہرگز نہیں ہوگا۔ قطعاً نہیں ہوگا۔ کبھی نہیں ہوگا۔ نہ ماضی میں ہوا نہ حال میں ہے۔ نہ مستقبل میں ہوگا۔ پس یہ امر کہ خدا کے ساتھ ذات اور صفات میں کوئی دوسرا برابر اور ہم پلہ نہیں۔ ایسا ظاہر اور باہر ہے۔ کہ اگر کوئی کہے کہ میں درخت اور سورج اور چاند بنا سکتا ہوں۔ اور میرا علم اور طاقت اور قدرت خدا کے برابر ہے۔ تو ہر شخص بلا کسی چون و چرا اور سوچ و چار کے فوراً بول اٹھے گا۔ کہ اس کے حواس میں فرق آگیا۔ اور یہ پاگل ہو گیا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رہے۔ کہ کسی کو خدا کے برابر ٹھہرانا خواہ وہ کسی ایک صفت میں ہی کیوں نہ

ہو سخت ظلم عظیم ا
بلند و برتر کی پہلے
ہے۔ اگر یہ کہا جاو
ہے۔ تو اس کا جواب ش
یا سؤر یا حیوان کہا جاوے
مشتعل ہوتا ہے۔ وہ کیو
مارنے کو طیار ہو جاتا ہے نے
مخلوق کتے یا سؤر یا حیوان اب
غور کا مقام ہے۔ جبکہ اعلیٰ مخلوق کو ادنے

مخلوق کتے اور سؤر اور حیوان کے برابر ٹھہرایا جانا مشتعل کر کے مرنے مارنے پر طیار کر دیتا ہے۔ اور سخت توہین اور گالی سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر اس پیدا کرنے والے خالق خدا کو اس کی پیدا کردہ چیز مخلوق کے برابر ٹھہرانا۔ کس قدر توہین اور بے عزتی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور اس جرم کے مرتکب انسان کا خدا کے غضب اور عنایت سے کہاں ٹھکانا ہے۔

اس قدر ضروری گذارش کے بعد اصل مطلب کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ ہمارے ملک کے اندر ایک صاحب پنڈت دیانند جی نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ روح اور مادہ کی عمر خدا کی عمر کے برابر ہے۔ یعنی جس طرح خدا انادی ہے۔ اسی طرح روح اور مادہ بھی انادی ہیں۔ گویا خدا اور روح اور مادہ تینوں غیر مخلوق اور ہمعصر اور ہم عمر ہیں۔ اسی بناء پر انسان کو جو روح اور مادہ کا مرکب ہے۔ عمر میں خدا کے برابر ٹھہرا کر ایک ظلم عظیم اور خدا کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ جس پر ہندوستان کے باشندوں کا ایک گروہ جسے آریہ سماج کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پنڈت صاحب موصوف کا ہم خیال ہو گیا ہے۔ اور مزید براں یہ غضب ڈھایا ہے کہ اس بڑے خیال کا منبع وید مقدس کو ٹھہرا کر وید پر بھی یہ ناپاک الزام لگایا ہے۔ اس خیال کے حامیوں کو میں نے متعدد بار چیلنج بذریعہ مختلف اخبارات دیکر مطالبہ کیا ہے۔ کہ ایسا وید منتر جس کا ترجمہ یہ ہو کہ روح اور مادہ کے مرکب انسان کی عمر خدا کی عمر کے برابر ہے۔ معہ ترجمہ تحت اللفظ ریر کر کے مجھے بھیج دیں۔ مگر قریباً بیس سال کے عرصہ میں وہ وید منتر مجھے نہیں مل سکا۔ نہ آئندہ ملنے کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔ جس پر مجھے پورا یقین ہو گیا ہے۔ کہ وید مقدس اس الزام سے بالکل بری ہے۔

پس میں اپنے آریہ ہموطنوں کو نہایت محبت کیساتھ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ جس طرح انہوں نے نیوگ جیسے حیاسوز فعل کو عملاً ترک کر کے بدھوا بواہ یعنی نکاح بیوگان جاری کر دیا ہے۔ اسی طرح اس ظلم عظیم (یعنی روح اور مادہ کے مرکب انسان کی عمر کے خدا کی عمر کے برابر ہونے) کی اصلاح کر لیں۔ اور روح اور مادہ کو خدا کا پیدا کردہ مان کر ملک پر اور اپنی جانوں پر رحم کریں۔ تاکہ ہندوستان پر خدا کا رحم نازل ہو۔ اور ہر طرف اتحاد اور محبت اور یگانگت کا سماں نظر آوے۔ اور تفرقہ اور فساد اور ذلت دور ہو جاوے۔

(آپ کا خیر اندیش اور بھارت ورش کا اصلی باشندہ
بدر الدین از قادیان)

احمدیہ پاکٹ بک

یہ وہ میگزین ہے۔ جو احمدیہ مبلغین کیواسطے تیار کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اسکی ذریعہ سے ہر ایک اندرونی و بیرونی مخالفین اسلام و سلسلہ کے ساتھ بحث و مناظرہ کر سکتے ہیں۔ اسمیں صداقت اسلام۔ صداقت سلسلہ احمدیہ۔ تردید آریہ مذہب۔ رد شیعہ۔ تردید سکھ مذہب۔ تردید بابی مذہب۔ رد اہل پیغام کے مکمل و مفصل دلائل اس قدر جمع کر دیئے ہیں۔ جن سے ہر ایک اہل باطل کا زبردست مقابلہ کیا جاتا ہے۔ ان دلائل کی تعداد ۱۳۰۰ ہے۔ ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ اس حربہ کو اپنے پاس ہر وقت رکھے جیبی تقطیع پر مجلد نہایت خوشنما لکھائی چھپائی سے طبع ہوا ہے اسکی قیمت معہ محصولڈاک ۸ ہے۔

ہدایات زریں برائے مبلغین۔ اسی تقطیع پر وہ تمام ہدائتیں جو تبلیغ الاسلام اور تبلیغ سلسلہ کرنے کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے زبانی بھی طبع کر دی ہیں یہ بھی احمدیہ پاکٹ بک کے ساتھ ضروری ہیں۔ قیمت صرف ۱۰ اور دونوں کو اکٹھا منگانے سے۔۔۔ صرف ۱۲ معہ محصولڈاک صرف ہوگا۔ علیحدہ علیحدہ دو روپیہ دو آنہ خرچ ہونگے۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر فاروق قادیان پنجاب

مرتد مستریوں کو مباہلہ کا چیلنج

ان الذین فتن المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم ولھم عذاب الحریق۔ صداقت پر پردہ ڈالنے کی ناپاک کوشش جو مستری عبدالکریم وغیرہم مرتدین نے بذریعہ۔ اخبار "مباہلہ" واخبار "زمیندار" شروع کی ہوئی ہے۔ جس سے ڈوبتے ہوئے ناکام دشمنان سلسلہ تنکے کا سہارا لے کر خوش ہو رہے ہیں اور حضرت امام جماعت اور جماعت احمدیہ قادیان کے معزز اور مخلص ارکان کو گندے اور جھوٹے الزام لگاکر نجاست پر منہ مار رہے ہیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی پاکیزگی کی روح کو مشتبہ کرکے جماعت کی ترقی کی رَو کو بند کردیں۔ اور اس ناکام سعی سے یصدون عن سبیل اللہ کی ڈیوٹی بجالاکر اپنا اور اپنے ہم نواؤں کا دونوں جہاں میں منہ کالا کریں۔ اس لئے ان کورباطنوں کی جھوٹی خوشی کو پامال کرنے اور ان کے ناپاک اور گندے افتراؤں کا زہریلہ اثر دور کرکے طالبان حق کے لئے حق وباطل میں فرق کرنے کے واسطے میں اخبار فاروق کے ذریعہ مرتد مستریاں اور ان کے علم نواؤں کو مباہلہ کے لئے بلاتا ہوں۔ تاکہ ان کی افتراپردازیوں کا پردہ فاش ہوکر صداقت کا بول بالا اور دشمن کا منہ کالا ہو۔ چنانچہ چیلنج مباہلہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے

مرتد مستریاں عبدالکریم وغیرہم اور ان کے ہم نواؤں کو دعوت مباہلہ

تمہاری طرف سے ایک عرصہ سے مباہلہ۔ مباہلہ کی چیخ پکار ہو رہی ہے۔ آؤ تمہارا یہ مباہلہ کا ارماں بھی نہ رہے۔ پس تم صرف یہ الفاظ اپنے پیچھ ٹھونکنے والے اخباروں میں شائع کردو۔ کہ "اے قادر مطلق اور ظاہر اور باطن اور نہاں درنہاں رازوں کو جاننے والے خدا اگر ہم ان الزامات میں جو ہم (امام جماعت احمدیہ اور ارکان جماعت قادیان پر) لگاتے ہیں۔ حق پر نہیں اور یہ

ہم پر وہ عذاب
مفتریوں اور
ایک سال کے اندر
کردے تاکہ ہمارا
جھ ۔ آمین)۔ آمین ۔
ا میں بھی آپ کے مقابل
پر مباہ ور اخبار میں لکھ
دوں گا حق خدا اگر جماعت احمدیہ
کا امام اور اس کے ارکان ایسے ہی گندے اور بدکار ہیں۔ جیسا کہ یہ مستری مشہور کرتے ہیں۔ تو وہ عذاب آسمانی عذاب یعنی تباہی اور بربادی میرے پر نازل فرما۔ تاکہ حق وباطل میں فیصلہ ہو جاوے"

میں یہ بتادینا چاہتا ہوں۔ کہ میں تمہارا ہم وطن اور پرانا تمہاری جالندھر کی حالت کا واقف حال ہوں۔ اور تمہاری اُس ساری سرگذشت کا جو قادیان میں آکر تم سے ظہور میں آئی عینی شاہد ہوں اور نیز حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ قادیان کے ہر فرد کا ۶ سالہ واقف اور خوب واقف ہوں۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ کے معزز بزرگوں کی پاک نفسی اور تمہاری افتراپردازیوں اور ناپاک اور غلط الزاموں پر عینی شاہد کی طرح کامل یقین رکھتے ہوئے تمہارے ساتھ مباہلہ کے واسطے کھڑا ہوں لہٰذا تمہیں بھی کوئی حیلہ بہانہ نہ تراشنا چاہیئے۔ مردانہ وار مقابلہ پر آنا چاہیئے۔ ورنہ اس سے تمہارا گریز تمہاری روسیاہی کے لئے ایک طالب حق کے واسطے کافی ہوگا ۔ (خاکسار بدرالدین احمدی از قادیان)

خبروں کا گلدستہ

—— مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لالہ خوشحال چند مالک وایڈیٹر روزانہ اخبار ملاپ کو زیر دفعہ ۱۲۴- الف تعزیرات ہند ایک مضمون شائع کرنے پر جس کو حکومت نے مغویانہ مضمون قرار دیا ہے۔ نو ماہ قید بامشقت اور دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی۔ اگر جرمانہ نہ ادا ہوا۔ تو تین ماہ مزید قید بامشقت کی سزا دی جائے۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ ملزم نے موجودہ قانون گورنمنٹ کے خلاف حقارت اور نفرت پھیلانے کی غرض سے یہ مضمون شائع کیا ہے۔ یہ نہایت سنگین جرم ہے۔ مگر میں ملزم کو اس وجہ سے نرم سزا دیتا ہوں کہ معاشرتی معاملات میں اس کا رویہ اچھا رہا ہے۔ مجسٹریٹ نے پنجاب گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔ کہ ملزم سے اسپیشل کلاس قیدیوں کے مانند سلوک کیا جائے۔ ہمیں اس مصیبت میں لالہ خوشحال چند سے بڑی ہمدردی ہے ۔

—— نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کی مالک آج انگلستان کی ایک انگریز کمپنی تھی۔ اس ریل کا تمام منافع ریاست حیدر آباد سے کھینچکر انگلستان چلا جارہا تھا۔ اس ریلوے لائن کو خریدنے کیلئے نظام نے دو کروڑ روپے امپیریل بنک سے قرض لینے کی تجویز کی ہے۔ اغلباً گورنمنٹ آف انڈیا حضور نظام کو ۲۵ لاکھ روپے سالانہ اجارہ ملک برار کا دیا کرتی ہے۔ اس رقم سے اس قرضہ کا سود۔ اور اصل ادا ہوتا رہے گا ۔

—— موضع راؤوال تحصیل جگراؤں ضلع لودھیانہ میں نو عدد بم پکڑے گئے ہیں۔ ایک بم کے پھٹنے سے ملزم مکند سنگھ ہلاک اور ملزم گلزار سنگھ مجروح ہوا۔ ایک اور ملزم بچن سنگھ بھی اس مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ ماہر مادۂ آتشگیر نے ان بموں کو دیسی ساخت کا اور خطرناک ظاہر کیا۔

—— صاحب ایجنٹ بہادر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اسمبلی کے ریزولیوشن پر اب عملدرآمد کرتے ہوئے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ این۔ ڈبلیو ریلوے کے جملہ دفاتر میں جس قدر غیر مستقل ہندو کلرک کام کررہے ہیں۔ ان کو جواب دیدیا جائے۔ اور ان کی جگہ مسلمان امیدوار رکھے جائیں۔ اور

—— جب تک مسلمانوں کا تناسب پورا نہ ہو جائے۔ تب تک ہندو ملازم بہت کم کئے جائیں ⁂

—— لاہور کے اخبار پیام جنگ کے دفتر کے اوپر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور پیام جنگ کا ساتواں پرچہ جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ ضبط کر کے تمام کاپیاں اپنے قبضہ میں لے گئی ⁂

—— لالہ کانتی رام سیٹھی پریذیڈنٹ راولپنڈی سٹی کانگریس کمیٹی پر اس الزام میں دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ کہ بہت سے پبلک جلسوں میں صدارت کرتے ہوئے وہ ایک منظوم دعا پڑھتا تھا۔ جس میں برطانوی حکومت تباہ اور دنیا کے نقشہ سے اس کا نام مٹ جائے۔ خدا سے یہ دعا مانگی جاتی تھی۔

—— ظفروال میں سکھوں نے پھر اذان بند کر دی مولانا سید محمد اسمٰعیل غزنوی نے امرتسر سے ۶ر مارچ کو اطلاع دی ہے۔ کہ امرتسر اذان کمیٹی کی طرف سے مولانا عبد الرحمن صاحب اذان دینے اور نماز پڑھانے پر مامور کئے گئے تھے۔ ۵ مارچ کو نماز عشا کے وقت ظفروال کے بیشمار سکھوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ مولوی صاحب نے بصد مشکل اپنی جان بچائی اور ایک نورباف کے گھر میں پناہ لی۔ سکھوں نے ازسرنو ظفروال میں نماز اور اذان کی ممانعت کر دی وہاں کے غریب مسلمان بے حد پریشان ہیں ⁂

—— ۵ر مارچ کو قصبہ مجیٹھ ضلع امرتسر میں بم پھٹا۔ جس سے دو آدمی مضروب ہوئے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ یہ بم اس لئے بنایا گیا تھا۔ تاکہ بم بنانے والے اپنے ایک دشمن کو اس سے ہلاک کریں۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے ⁂

—— لاہور کے جلسہ میں مغویانہ تقریر کرنے کے الزام میں نوجوان بھارت سبھا لاہور کے ایک رکن ڈاکٹر سوراج کو پولیس نے گرفتار کر لیا ⁂

—— مولانا شوکت علی نے بمبئی میں مسلمانوں کے عظیم الشان جلسہ میں مہاتما گاندھی کی سول نافرمانی کی تحریک کی مذمت کی۔ اور کہا کہ یہ کوئی عقل کی بات؟

طاقت کے ا

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ
دل میں امنگ ہو۔ دماغ میں
میں جوش ہو۔ چہرہ خوش رنگ
جسم میں ولولے پیدا ہوں۔ گھر کو
تو آج ہی

کنگ آف ٹانکس

جو کہ سونا کستوری اور لیسٹھین جیسی کئی ایک ادویہ کا مرکب ہے۔ استعمال کریں۔ قیمت ۶۰ گولی سات روپے تیس گولی چار روپے۔ معہ محصولڈاک ⁂

شربت فولاد

شربت فولاد:۔ جو کہ کچلا۔ سنکھیا اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے ⁂

شربت فولاد:۔ عورتوں کی خاص بیماریوں مثلاً عام کمزوری۔ رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹریا کے لئے ازحد مفید ہے ⁂

شربت فولاد:۔ مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے

شربت فولاد:۔ ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے۔

شربت فولاد:۔ کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے۔

شربت فولاد:۔ کا ایک چھوٹا سا چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں۔

شربت فولاد:۔ کی ساٹھ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے۔ محصولڈاک ۸ر ⁂

تیار کردہ

فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضروری ہے ⁂

ہرے سننے لگے

جو لوگ بہرہ ہیں۔ دماغ میں آوازیں یا زکام کے مریض ہوں۔ انہیں اورل ہرب کمپاؤنڈ کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اس پرانی طرز کی جڑی بوٹیوں سے مرکب دوا سے بے شمار ایسے مریضوں کو جو عرصہ سے امراض بالا میں مبتلا تھے۔ اور جن میں سے اکثر کو ناقابل علاج سمجھا گیا تھا۔ کافی طور سے افاقہ ہو گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں اکثر اوقات اپنے مریضوں کو اورل ہرب کمپاؤنڈ کا استعمال کراتا ہوں اور ہمیشہ اس دوا کے نتائج کو اطمینان بخش پاتا ہوں قیمت فی بکس صرف تین روپے۔ محصول ڈاک معاف۔ دوا کے متعلق مفصل لٹریچر مفت ⁂

ملنے کا پتہ

اورل میڈیکیشن کمپنی ۱۶۰ برک بیک روڈ بیکن ہیم انگلستان

Aural Medication co:
160 Birkbeck Road
Beckenham
England

مایوس العلاج مریض خبردار رہیں

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس کا اجلاس بمقام لاہور اپریل کے پہلے ہفتے میں ہونے والا ہے۔ جس میں نامور طبیب شامل ہونگے۔ اور طبی بورڈ مریضوں کا معائنہ کر کے طب قدیم کی خوبیوں کا ثبوت دینگے جو حضرات علاج کرانا چاہیں۔ ار کا ٹکٹ بھیجکر فارم داخلہ مفت منگوالیں ⁂

محمد افضل زبدۃ الحکماء جنرل سیکرٹری
طبی کانفرنس۔ لاہور

مو نہیں ہے۔ اس تجویز سے بہت سے ہندوستانیوں کا کشت و خون ہو جائے گا۔ حساس اور محب وطن ہندوستانیوں کو مشترک طور سے ایسے خطرہ سے بچنا چاہیئے ⁂

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)